مکتوبات امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ

مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

کے اسرار شریعت اور معارف طریقت سے
بھرپور گرانقدر مجددانہ مکاتیب

(جلد اول)

مترجم

حضرت مولانا قاضی عالم الدین نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

اسلامی کتب خانہ اردو بازار لاہور

نام کتاب	مکتوبات امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ (جلد اول)
تالیف	مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ
مترجم	مولانا قاضی عالم الدین نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ
تعداد	1000
مطبع	رضا پرنٹر
ناشر	اسلامی کتب خانہ، اردو بازار لاہور
قیمت	

ملنے کے پتے:-

مکتبہ رحمانیہ:	اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ اردو بازار، لاہور
	فون: 7221395-7224228
خزینہ علم و ادب	الکریم مارکیٹ، اردو بازار لاہور
	فون: 7314169
مکتبۃ العلم	18-اردو بازار، لاہور
	فون:7231788-7225231

آپ وہیں مدفون ہوئے۔

آپ کے متفرق حالات

چند ہی عرصہ میں آپ کے کمالات کا عالمگیر شہرہ ہوگیا۔ مورو ملخ کی طرح خلقت کا ہجوم ہوا۔ ہر ملک میں آپ کے خلفاء پہنچ گئے۔ رات دن بازار ہدایت گرم ہوا۔ فرمانروایان ایران، توران، بدخشان نے ان کے ہاتھوں پر بیعت کی۔ بادشاہ ہند کے لشکر میں بھی شیخ بدیع الدین آپ کے نامور خلیفہ مشغول خلقہ توجہ تھے۔ ہزار ہا آدمی ان کے حلقہ ارادت میں داخل ہوگئے۔ اکثر ارکان دولت نے بیعت کی شرک وبدعت سے نفرت بڑھی۔ شدہ شدہ یہ خبر آصف خاں وزیراعظم کو جوشیعی المذہب تھا، پہنچی اور وہ پہلے سے حضرت کے حالات سنے ہوئے تھا کہ آپ کو مذاہب باطلہ کی تردید سے خاص دلچسپی ہے ایک رسالہ رد روافض بھی تحریر فرمایا ہے۔ اس کو شیخ بدیع الدین کا لشکر میں قیام اور کسب کے طریقہ کی اشاعت بہت ناگوار ہوئی اور شب و روز موقع کی جستجو میں تھا کہ ایک روز بادشاہ کو تنہا پاکر عرض کیا کہ حضور سرہند کے ایک مشائخ زادہ نے جو علوم غربیہ میں ماہر ہے اور اس نے مختلف درویشوں سے خلافت پائی ہے۔ دعویٰ مجددیت کا کیا ہے۔ صدہا آدمی اس نے خلیفہ کر کے ملک در ملک بھیج دیئے ہیں۔ ہزار ہا بلکہ لکھوکھا آدمی اس کے خلفاء کے مرید ہوگئے ہیں۔ کئی بادشاہ ممالک غیر حلقہ ارادت میں داخل ہوگئے۔ ہمارے لشکر میں بھی اس کا ایک خلیفہ مقیم ہے۔ اکثر امراء سلطانی، خانخاناں، سید صدر جہاں، خانجہاں، خان اعظم، مہابت خان، تربیت خاں، اسلام خاں، سکندر خاں، دریا خاں، مرتضٰی خاں وغیرہ اس کے مرید حلقہ بگوش ہوگئے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ اس نے ایک لاکھ سوار مسلح اور بے شمار پیادہ تیار کئے ہیں۔ خوف ہے کہ غفلت میں کوئی شکل ظہور پذیر نہ ہوجائے جس قدر اس کے معتقدین ہیں۔ اول ان کا دور دراز فاصلہ پر تبادلہ کردیا جائے تو ہر ایک کا انتظام آئندہ ہوسکے گا۔ بادشاہ کو وزیر کی رائے پسند آئی اور دوسرے روز ہی علی الصباح دربار خاص منعقد کر کے خانخاناں کو ملک دکن کی صوبہ داری پر اور سید صدر جہاں کو ملک بنگال کی صوبہ داری پر اور خانخاناں کو ملک مالوہ کی صوبہ داری پر مہابت خاں کو کابل کی صوبہ داری پر اور اسی طرح سے چار سو حکام کو جو آپ کے معتقد خاص تھے دور دراز ملکوں کا حاکم بنا کر بھیج دیا جب ان کے مقامات مبتدلہ پر پہنچنے کی اطلاع وصول ہوگئی تو بادشاہ

نے ایک فرمان حضرت کے نام جس میں آپ کی ملاقات کا اشتیاق ظاہر کر کے آپ کو معہ جملہ مریدین و معتقدین دعوت دی گئی تھی۔ ذریعہ حاکم سرہند روانہ کیا اور حاکم موصوف کو تاکید کی کہ خود حاضر ہوکر پیشکش کرے۔

وہاں وہ انتظام ہو رہا تھا اور یہاں روزانہ حضرت اقدس تمام واقعات بادشاہی اپنے خدام کے روبرو بیان فرماتے رہتے تھے۔ حتیٰ کہ ایک روز ارشاد فرمایا کہ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا اُوْذِيَ یعنی کوئی نبی ایسا نہیں ہے جس کو راہ خدا میں تکلیف نہ ہوئی ہو۔ وَمَا مِنْ وَلِيٍّ اِلَّا وَابْتُلِيَ یعنی کوئی ولی ایسا نہیں ہے جس کو بلاؤں میں نہ رکھا گیا ہو۔ وَالْبَلَاءُ بِقَدْرِ الْوِلَاءِ یعنی بلا بقدر محبت آتی ہے پھر فرمایا کہ ہمارے حالات اور اعمال کو اولیاء اللہ کے حالات اور اعمال سے کچھ بھی نسبت نہیں ہے۔ مگر کسی نبی کو خواہ وہ یوسف علیہ السلام ہوں یا ایوب علیہ السلام یا کوئی اور ہوں۔ بغیر جلال کی سیر کے سلوک پورا نہیں ہوسکتا اور اب مرضی الٰہی ایسی ہی معلوم ہوتی ہے کہ ہم کو ایسی سیر کرائی جائے کہ حاکم سرہند حکم شاہی لیکر حاضر ہوا۔ آپ نے صاحبزادگان حضرت خواجہ محمد سعید اور حضرت خواجہ محمد معصوم کو کوہستان کی طرف رخصت کیا اور اہل عیال کو دلاسا دے کر مع حاضر الوقت مریدین لشکر سلطانی کی طرف راہی ہوئے۔

جب لشکر میں پہنچے اعزاز واحترام کے ساتھ آپ کا استقبال کیا گیا اور آپ ان خیموں میں جو پہلے سے آپ کے لئے استادہ تھے، مقیم ہوئے۔

جب آپ کو بادشاہ کے دربار میں جانے کا اتفاق ہوا تو آئین دربار کے بموجب نہ آپ نے سلام کیا اور نہ سجدہ۔ تو بادشاہ کے ندیموں نے آپ کو اشارہ سے سمجھایا۔ آپ نے بآواز بلند فرمایا کہ اس وقت تک یہ پیشانی غیر اللہ کے لئے نہیں جھکی اور نہ آئندہ امید ہے۔ (رباعی)

شاہ است حسین پادشاہ است حسین   دین است دین پناہ است حسین
سرداد نداد دست دردست یزید   حقا کہ بنائے لا الہ است حسین

بادشاہ پر اس گفتگو کا بڑا اثر ہوا اور خوفزدہ ہوکر وزیر سے مشورہ کیا کہ واقعی بڑا بے باک شخص ہے اس کو دربار سے اس طرح جانے نہ دیا جائے ورنہ خوف فساد وفتنہ ہے۔ وزیر نے رائے دی کہ ان کو اگر بالفعل قلعہ گوالیار میں نظر بند رکھا جائے تو مناسب ہے آپ کو مع ہمراہین قلعہ میں بھیج دیا گیا۔